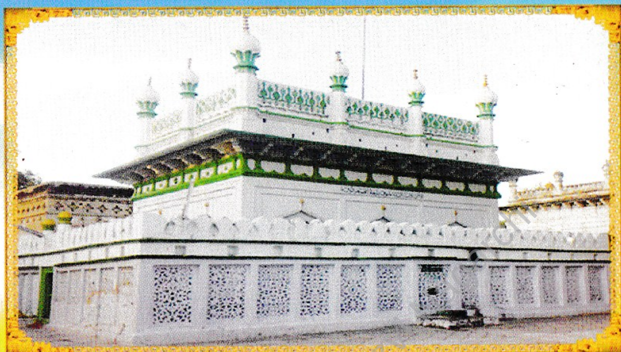
آستانہ قطب الاقطاب حضرت سید شاہ جلال حُسینی العروف بہ حضرت سید شاہ چندا حُسینیؒ گوگی شریف



میرے چندا پیا

منقبتی مجموعہ کلام

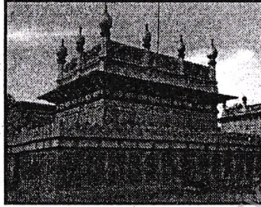
تقدس مآب حضرت علامہ پروفیسر سید شاہ یوسُف حُسینی صاحب قبلہ

برادر سجادہ نشین بزرگ

ناشر

ٹرسٹ حضرت سید شاہ چندا حُسینیؒ گوگی شریف

آستانہ قطبُ الاقطاب حضرت سید شاہ جلال حسینی المعروف بہ حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ گوگی شریف



میرے چنداؒ پیا

منقبتی مجموعہ کلام

تقدس مآب حضرت علامہ پروفیسر سید شاہ یوسف حسینی کاملؔ صاحب قبلہ

برادر سجادہ نشین گوگی شریف

صدر شعبہ عربی انجمن آرٹس سائینس اینڈ کامرس کالج بیجاپور

ناشر

ٹرسٹ حضرت چنداؒ حسینی گوگی شریف

تعلقہ شاہ پور ضلع یادگیر کرناٹک

cell=9916202455

فہرست

تفصیلاتِ اشاعت

نامِ کتاب : ''میرے چنداؒ پیا''

شاعر : سید شاہ یوسف حسینی کاملؔ

سنہ اشاعت : جولائی ۲۰۱۲ء ۱۴۳۳ھ

برموقع : ۵۷۵۔واں عرسِ شریف

زیرِ سرپرستی : تقدس مآب حضرت سید شاہ محمد محمد الحسینی صاحب قبلہ
سجادہ نشین بزرگ گوگی شریف

تعداد : ۵۰۰

ہدیہ : ۲۵/ روپئے

سیٹنگ : اُردو، ڈی، پی ورکس (9972302256)

طباعت : سنتوش ڈزائنرس اینڈ پرنٹرس بیجاپور

ناشر : ٹرسٹ حضرت چنداحسینیؒ گوگی شریف

ملنے کے پتے : (۱) سجادہ نشین بزرگ بڑی دیوڑھی گوگی شریف
(۲) سید توصیف حسینی نعلبند گارڈن بڑی کمان بیجاپور
(۳) شمس آٹو موبائلس بی بی روڈ شاہ پور
(۴) مکتبہ رفاہِ عام گلبرگہ شریف

انتساب

میرے والدِ گرامی تقدس مآب حضرت الحاج

سید شاہ شمس عالم حسینی قبلہ مدظلہ العالیہ نور اللہ مرقدہٗ

سجادہ نشین بزرگ گوگی شریف

کے نام

جن کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی

نے مجھے

اپنے جدِّ اعلیٰ

قطبُ الاقطاب حضرت سید شاہ جلال حسینی العروف بہ

حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ گوگی شریف

کی منقبت کا

ذوق عطا کیا

سید یوسف حسینی کامل

شاعر بہ اک نظر

نام : سید شاہ یوسف حسینی برادر سجادہ نشین گوگی شریف

تخلّص : کاملؔ

ابتدائی تعلیم : گورنمنٹ اسکول گوگی شریف

سندِ عالم : دارالعلوم لطیفیہ ویلور

سندِ فاضل و کامل : جامعہ نظامیہ حیدرآباد

یم۔او۔یل (یم اے عربی) : عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

ادیبِ کامل : علیگڈھ

اردو فاضل : ادارۂ ادبیات حیدرآباد

ملازمت : پروفیسر و صدر شعبہ عربی
انجمن آرٹس سائینس اینڈ کامرس کالج بیجاپور کرناٹک

تصانیف : (۱) شمسِ جلالت (۲) رُخِ چندا (۳) جانشینِ چندا حسینی

ایوارڈ : ایوارڈ برکتاب ''رُخِ چندا''
منجانب کرناٹک اردو اکیڈمی بنگلور

رہائش : نعلبند گارڈن نیر بڑی کمان جے یم روڈ بیجاپور کرناٹک

فون : ۰۸۳۵۲-۲۵۵۷۸۶

عرضِ شاعر

یہ خداوندے قدوس کی مہربانی، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور جدِّ اعلیٰ حضرت چنداؒ حسینی کا فیضان ہے کہ اپنی بے بساطی کے باوجود چند منقبتیں لکھنے کی سعادت ملی۔ دراصل یہ اپنے جدِّ اعلیٰ کی خدمت میں ایک حقیر نذرانہ ہے۔ میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اسے مقبولیتِ عام عطا کرے .اور ممکنہ غلطیوں سے درگذر کرے۔

آمین بجاہِ سیدُ المرسلین

سید یوسف حسینی کاملؔ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکن میں دین وانسانیت کے عظیم مبلّغ

قطب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ المتوفّٰی ۸۵۸ھ

مسلم ممالک کے علاوہ اگر برِ صغیر خصوصاً ہندوستان کی بات کی جاے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اولیائے کرام صوفیائے عظام نے دین وانسانیت کی اشاعت کے جو خدمات انجام دئے ہیں وہ بے مثال ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ آج بھی سارا ہندوستان ان کا احسان مند نظر آتا ہے اور بلالحاظ مذھب وملّت لاکھوں لوگ بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ ان کے آستانوں پر حاضری دیتے دکھائی دیتے ہیں ان اولیائے کرام کا طریقہء کار دور حاضر کے جماعتی طریقہء کار سے بالکل مختلف تھا وہ لوگ پہلے انسان کے باطن پر اثر ڈالتے اور اسے پوری طرح متاثر کیا کرتے تھے ان کے طریقہء کار میں روحانیت کو اولیت حاصل تھی چنانچہ یہی وجہ ان کی معجزاتی کامیابی کا باعث بنی اور انہوں نے کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اپنے پیغام کو پہنچایا نہ جانے کیوں آج کا جماعتی نظام اسے سمجھنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ بدقسمتی سے آج جتنی کوششیں ان کے آستانوں پر جانے والوں کو روکنے میں کی جاتی ہیں اگر اس کا دسواں حصہ بھی ان کے طریقہء کار کو سمجھنے میں لگا دی جاتیں تو بات دگر ہوتی. اشاعت دین وانسانیت کی راہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اور ان سے منسلک اولیائے کرام صوفیائے عظام نے اپنے محدود وسائل کے باوجود ایک مختصر مدت میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ آج سیکڑوں جماعتیں ہزاروں مدارس اور لاکھوں تنظیمیں مل کر بھی حاصل نہیں کر پا رہی ہیں ان اولیائے کرام صوفیائے عظام کا طریقہء کار یقیناً اس قابل ہے کہ اسے اپنایا جاے اور ممکنہ حد تک اس پر عمل کیا جاے کیوں کہ کتاب وسنت کے بعد ان بزرگوں کی زندگیاں ہی ایک ایسا لائحہء عمل ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ حضرت امام غزالی اپنی معرکتہ الاعراء تصنیف المنقذ من الضلال میں اپنا ایک تجربہ بیان کرتے ہوے لکھتے ہیں کہ ان دنوں کی خلوت میں مجھ پر ایسے رموز منکشف ہوے کہ میں ان کا احاطہ نہیں کر سکتا بے شک میں

پہچان گیا ہوں کہ اہل سلوک صوفیاء ہی کی ایک جماعت ایسی ہے جو راہِ خدا پر گامزن ہے انہیں کی زندگیاں بہتر زندگیاں ہیں ان کا طریقہ ء کار ہی بہتر طریقہ ہے.ان کے اخلاق پاکیزہ اخلاق ہیں بلکہ سارے عقلاء کی عقلوں کواور سارے حکماء کی حکمتوں کو اور سارے علماء کی علمیت کو جمع کیا جاے اور پھر یہ کوشش کیجاے کہ ان کے طریقہ سے بہتر کوئی طریقہ تلاش کریں تو یہ ناممکن ہے کیوں کہ ان کے حرکات وسکنات خواہ وہ ظاہری ہوں کہ باطنی چراغ نبوت سے نور یافتہ ہیں اور شمع نبوت کے بعد ان کے علاوہ کوئی ایسی شمع نہیں جس سے روشنی حاصل کیجا سکے۔

دکن میں جن اولیائے کرام صوفیائے عظام کا نام مبلغین دین وانسانیت کی حیثیت سے لیا جاتا ہے ان میں حضرت بندہ نوازؒ اور حضرت صوفی سرمستؒ کے علاوہ حضرت چندا حسینیؒ گوگی شریف بھی سرفہرست شمار کئے جاتے ہیں آپ کی حیات ،تعلیمات اور کرامات کا تذکرہ تاریخ وسوانح کی مستند کتابوں تاریخ فرشتہ ،تاریخ سلاطین بہمنی ،تاریخ محبوب ذوالمنن ،بساتین السلاطین ،روضۃ اولیاء بیجاپور ،واقعات مملکت بیجاپور ،انوار جلالی ،مراۃ الحقیقت ،تجلیات جلالیہ ،شمس جلالت ،رخ چندا وغیرہ میں موجود ہے.آپ کی ذات کو یہ خصوصیت حاصل رہی ہے کہ آپ کی اولاد میں پشت در پشت اولیائے کرام صوفیائے عظام پیدا ہوے.آپ نے نہ صرف اپنی ساری زندگی دین وانسانیت کی اشاعت میں گذاردی بلکہ نسل درنسل اپنی اولاد کو بھی اس کام کے لئے وقف کردیا تھا.اپنی خانقاہ میں اولاد کی تعلیم وتربیت کے بعد آپ انہیں دین وانسانیت کی اشاعت کے لئے ترک وطن اور رخت سفر کا حکم دیا کرتے اور جب وہ مبلغ ایک مرتبہ گھر سے روانہ ہوتا تو پھر کبھی اپنے گھر نہیں لوٹتا چنانچہ آپ نے اپنے فرزند دوم قطب رائچور حضرت سید شمس عالم حسینیؒ کو (جن کی بارگاہ شہر رائچور میں پانچسو سال سے مرجع خلائق ہے) جس طرح گوگی شریف سے روانہ ہوجانے کا حکم فرمایا اس منظر کو رخ چندا میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

مکمل تمہاری ہوئی تربیت
ولایت کی حامل ہوی شخصیت
چلو آج رختِ سفر باندہ لو
خدا سے ولایت نگر مانگ لو

رہے خدمتِ خلق جاری صدا
اشاعت کا دیں کی کرو حق ادا
کیا حق کی خاطر تمہیں وقف اب
ہمیشہ ہی راضی رہے تم سے رب
پسر جو وہ گھر سے روانہ ہوا
پدر کی لئے ساتھ اپنی دعا
مبلغ جو اک بار گھر سے چلا
تو واپس کبھی اپنے گھر نہ ہو

حضرت چندا حسینیؒ کی اولاد میں پچیس سے زائد اولیائے کرام صوفیائے عظام ایسے گذرے ہیں جنہوں نے دین وانسانیت کی اشاعت کے لئے اپنے وطن سے ہجرت کی اور عمر بھر اپنے فریضہ کو ادا کرتے رہے جس نے بھی جہاں پہنچکر وصال فرمایا آج وہاں پر ان کی بارگاہیں مرجع خلائق بنی موجود ہیں

حضرت چندا حسینیؒ سے سلاطینِ عادلشاہیہ کی بے پناہ عقیدت ، مضبوط روابط اور سالانہ پینسٹھ ہزار کا عطیہ اور دیگر عطیہ جات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اس دور میں آپ کی خانقاہ جملہ مملکت کے علمی ، ادبی ، دینی اور روحانی خدمات کا مرکز تھی. یہاں سے دین وانسانیت کی اشاعت کا کام اپنے عروج پر تھا علماء ،فضلاء ،شعراء ،ادباء ،امراء ،فقراء اور مبلغین یہاں تعلیم وتربیت پاتے تھے یہیں پر سلاطینِ عادلشاہیہ کی تاج پوشی کی جاتی تھی اور بادشاہِ وقت اس بات کی وصیت کیا کرتا تھا کہ میرے انتقال کے بعد مجھے اسی جگہ دفن کیا جاے چنانچہ تاریخِ فرشتہ میں بانیِ سلاطینِ عادلشاہیہ یوسف عادلشاہ کی وصیت موجود ھے کہ جہاں کہیں بھی میرا انتقال ہو مجھے درگاہ حضرت چندا حسینیؒ گوگی شریف میں دفن کرنا یوسف عادلشاہ ،ابراھیم عادلشاہ اول ،اسماعیل عادلشاہ ،ملو عادلشاہ اور ان کے کنبہ نے حضرت چندا حسینیؒ کے سایہ میں دفن ہونے کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھا اور حضرت کی چوکھنڈی کے مغربی جانب ایسی جگہ دفن ہوے جہاں روزانہ سورج نکلنے پر حضرت کی چوکھنڈی کا سایہ پڑتا ہے اس کیفیت کو شاعر نے کچھ یوں بیان کیا ہے۔

اے مرقدِ عادل تو کیا خوب جگہ پائی

ہر دھوپ میں پڑتا ہے سایہ مرے چندا کا

واقعاتِ مملکت بیجاپور میں اس زندہ کرامت کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ طلوعِ آفتاب کے وقت حضرت کی چوکھنڈی کا سایہ اس کے مغربی جانب موجود بادشاہوں کی چوکھنڈی پر پڑتا ہے مگر غروبِ آفتاب کے وقت بادشاہوں کی چوکھنڈی کا سایہ حضرت کی دہلیز تک پہنچکر اس طرح مڑ جاتا ھے جیسے بوسہ لیکر واپس ہو رہا ہو.

حضرت بندہ نوازؒ کی ذاتِ گرامی دکن میں اشاعتِ دین وانسانیت کی علم بردار اور ایک عظیم مبلغ کی حیثیت سے جانی جاتی ہے ان سے حضرت چندا حسینیؒ کے تعلقات اس دور کے مبلغانہ سرگرمیوں کا پتہ دیتے ہیں چنانچہ کتبِ سوانح اور واقعاتِ مملکتِ بیجاپور میں تحریر ہے کہ حضرت چندا حسینیؒ کی عمر شریف گیارہ سال تھی حضرت بندہ نوازؒ کی عمرِ مبارک سو سال تھی. حضرت چندا حسینیؒ ان کی ملاقات کو تشریف لائے حضرت بندہ نوازؒ نے آپ کا چند قدم استقبال کیا اور ضیافت کی تو لوگوں نے حضرت بندہ نوازؒ سے پوچھا کہ آپ نے اس لڑکے کی اس قدر تعظیم وتکریم کیوں کی انہوں نے فرمایا کہ اس لڑکے کے جسم سے رسولِ خدا ﷺ کی بو آتی ہے اس لئے میں بغلگیر ہوا اور تعظیم دی اس واقعہ کو رخِ چندا میں اس طرح سے پیش کیا گیا ہے۔

نوازش پہ آئے وہ بندہ نواز
اٹھے اور آگے بڑھے بے نیاز
تو محفل میں لوگوں کو حیرت ہوئی
کہ بچے کو کیسے یہ عزت ملی
کسی نے یہ پوچھا کہ خواجہ پیا
دکن کے شہنشاہ ولی باصفا
بھلا آج ایسی ہوئی بات کیا
یہ ہے غیر معمولی سوغات کیا

تو خواجہ نے یوں سب سے فرمادیا
حقیقت کو چندا کی بتلادیا
صحیح النسب ہے یہ آلِ رسول
بدن میں ہے اس کے جمالِ رسول
یہ محفل میں پہنچا تھا جب نیک خو
تو خونِ محمد کی آئی تھی بو
یوں مائل میں بے ساختہ ہوگیا
کہ اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوگیا

حضرت چندا حسینیؒ سے دورِ حاضر تک اس خانوادہ کے لوگ اپنی اپنی حیثیت سے دین وانسانیت کی اشاعت کا کام کرتے رہے چنانچہ حال ہی میں انتقال کردہ مرحوم سجادہ نشین حضرت الحاج سید شاہ شمس عالم حسینی قبلہ نے بھی اپنی مقدور بھر خدمات سے قوم وملت کو مستفید کیا۔دار العلوم شمسیہ کا قیام، دینی ماہنامہ انوارِ جلالیہ کا اجراء، سوانحِ جدِ اعلی تجلیاتِ جلالیہ کی اشاعت، حج ڈائری کی تحریر، سیکڑوں اجتماعات، جلسوں، کانفرنسوں، سیمناروں، ادبی نشستوں، مشاعروں کا انعقاد، عرسِ شریف کے موقع پر جلسہء قومی یکجہتی، ہلتھ کیامپ کا انعقاد، گلبرگہ شریف کے مرحوم سجادہ نشین حضرت سید محمد حسینی قبلہ، جناب ممتاز خان صاحب بانی الامین، جناب کے رحمان خان صاحب اسپیکر لوک سبھا، جناب مقصود علی خان صاحب ایڈیٹر سالار، جناب ناصر علی صاحب سشن جج اور جناب رشید جاوید صاحب کے شانہ بشانہ ضلع گلبرگہ میں مدارس الامین کے قیام کی جدو جہد، وقف بورڈ کی معیت میں مسجدوں، درگاہوں، عاشور خانوں اور قبرستانوں کی حفاظت، جناب دھرم سنگھ صاحب، جناب کھرگے صاحب کے ساتھ ضلع اور ریاست کی سیاسی رہبری کے خدمات انجام دئے مرحوم اردو اسکالر جناب ضیا مجاہد گلبرگہ یونیورسٹی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ آج اگر علامہ اقبال زندہ ہوتے اور ہم سے یہ پوچھتے کہ وہ کون ہے جو خانقاہ سے نکلکر رسمِ شبیری ادا کررہا ہے تو ہم بلا تامل کہدیتے کہ وہ شمس عالم حسینی سجادہ کی ذات، گرامی ہے۔

حضرت چندا حسینی کو نسب کی تمام مستند کتابوں اور واقعات مملکت بیجاپور، روضۃ الاولیاء بیجاپور، تاریخ فرشتہ وغیرہ میں صحیح النسب سادات بتایا گیا ہے۔ سن ۸۵۸ھ میں آپ کا وصال ہوا گوگی شریف تعلقہ شاہ پور ضلع یادگیر کرناٹک میں آپ کی بارگاہ چشمہء فیض بنی موجود ہے بلالحاظ مذہب وملت ہزاروں لوگ حاضری دیتے اور فیض پاتے ہیں ۱۰ شعبان المعظم کو آپ کا عرسِ شریف بصد عقیدت واحترام منایا جاتا ہے امسال آپ کا عرسِ شریف ۱.۲.۳.۲۱ جولائی ۲۰۱۲ کو منایا جارہا ہے اور ہر سال کی طرح محفلِ ذکر ومیلاد، جلوسِ صندل، جلسہء عظمتِ اولیاء، طرحی منقبتی مشاعرہ، محفلِ سماع، جلسہء قومی یکجہتی، ہلتھ کیامپ (مفت معائنہ وعلاج اور دوائیوں کی تقسیم) جیسے پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

خدا کی ثنا سب سے پہلے کروں
زباں سے خدایا خدایا کہوں

خداوند ے عالم ہے مختارِ کل
کہ قبضہ میں جسکے ہے رفتارِ کل

خدا کی ثنا اولیں فرض ہے
یہ معبود کا عبد پر قرض ہے

قلم نوک سے اُس کو سجدہ کروں
کہ میں دل کے ہجرے میں کلمہ پڑھوں

وہی دے گا کامل مجھے بندگی
کہ بخشی ہے جس نے مجھے زندگی

نعتِ شریف

ہیں ذی مرتبت سب نبی اور رسل
محمد مگر سب سے ذیشان گل

سراپا محمد کا ہے نور سے
جو دیکھا تھا موسیٰ نے بھی طور سے

اُنہیں کی رضا میں خدا کی رضا
اُنہیں کی محبت خدا کی وفا

ہیں کلمہ میں ایماں میں شامل نبی
ہیں قرآں کے پاروں کا حاصل نبی

نبی پر ہو کامل درود وسلام
ہے صلوا علیہ خدا کا کلام

گوگی کا مدینہ ہے

وحدت کا نگینہ ہے جلوہ مرے چندا کا
گوگی کا مدینہ ہے روضہ مرے چندا کا

اے پیاسو یہاں آؤ پیاس اپنی بجھا جاؤ
عرفان کا دریا ہے روضہ مرے چندا کا

اک نور سا آنکھوں میں ہر وقت چمکتا ہے
شاید کہ سمویا ہے چہرہ مرے چندا کا

اس دن سے کوئی میری آنکھوں میں نہیں جچتا
جس دن سے پیا میں نے پیالہ مرے چندا کا

کیا عرسِ مبارک ہے شادی ہے یہ چندا کی
طیبہ سے مہک آیا سہرہ مرے چندا کا

اے مرقدِ عادل تو کیا خوب جگہ پائی
ہر دھوپ میں پڑتا ہے سایہ مرے چندا کا

ہے طالبِ حق تو پھر آئے گا نظر اس کو
آنکھوں میں تری کاآل رستہ مرے چندا کا

ترا فقیر ہوں چنداؒ

ترا فقیر ہوں چنداؒ توفیضِ عام سے دے
حُسین وفاطمہ مولاعلی کے نام سے دے

میں اک فقیر ہوں ادنا مری صدا ادنا
تو بادشاہِ سخا ہے ترے مقام سے دے

فلک پہ جشنِ ولادت کی شب جو تھی روشن
ترے فقیر کو صدقہ اُس ایک شام سے دے

سرِ نیاز کو مل جائے اقتدا تیری
نمازِ عشق بھی ایسے کسی امام سے دے

ترے کرم سے ملا پیر شمسِ عالم سا
مری نظر کو ہر ایک جام اُسی کے جام سے دے

دل وجگر کے ہرے ہوگئے ہیں زخم تمام
دوائے دل کوئی تیرے حسیں پیام سے دے

کھڑے ہیں شاہ و گدا صف بہ صف ترے در پر
ہر ایک رنگ کے سائل کو احتشام سے دے

ترے کرم پہ ہے موقوف زندگی کاملؔ
عطائے صبح سے دے تو عطائے شام سے دے

میرے چندا پیا

نورِ شمس الضحیٰ نورِ بدر الدجیٰ　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا
نام نامی ترا ہے وظیفہ مرا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

قطب رائچور ہیں شاہ رحمٰن ہیں　　شہ جلال اور پھر شاہ قتال ہیں
آئے ہیں اولیاء عرس ہے یہ ترا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

عرسِ چندا ہے رحمت کے دور آئے ہیں　　چاندنی میں نہانے چکور آئے ہیں
فیض بٹتا ہوا ہر طرف ہے ترا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

آسمانوں میں اک دن حسیں جشن تھا　　کون دُلھا بنا ہے نہیں تھا پتا
خواجہ نے کہہ دیا یہ ہے چندا پیا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

تیرے در سے لگی ہر گھڑی آس ہے　　میری نظروں کو اب دید کی پیاس ہے
آنکھ دیکھے ذرا آج جلوہ ترا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

دین و دنیا میں تیرا ہی کامل رہوں　　تیرے قدموں کی نسبت میں شامل رہوں
چاند ہے تو مرا میں اُجالا ترا　　میرے چندا پیا میرے چندا پیا

میرے آقا چندا کی بات ہی نرالی ہے

میرے آقا چندا کی بات ہی نرالی ہے
نام ہے جلال ان کا شان بھی جلالی ہے

ہم نے ان کے روضہ پر شاہ گدا کو دیکھا ہے
اس کی جھولی خالی ہے نہ اس کے جھولی خالی ہے

ہندو، ہو کہ مسلم، ہوسکھ، ہو کہ عیسائی
اُن کے فیضِ عالی کا ہر نفس سوالی ہے

بارگاہِ چندا میں رحمتوں کی بارش ہے
کیوں کہ شاہِ مرسل نے اک نگاہ ڈالی ہے

میکدے کے ساقی پر اُس کی نظرِ عالی ہے
بے سہارا ہوکر بھی اُس نے راہ پالی ہے

خوف تو نہ کر کاملؔ دنیا ہوکہ عقبی کا
نسبتِ شہِ چندا کام آنے والی ہے

نظارہ طور کا جلوہ

نظارہ طور کا جلوہ شہِ چنداحسینی کا
جمالِ مصطفیٰ چہرہ شہِ چنداحسینی کا
نبی دانی کا مسلک ہے خدا بینی کا مشرب ہے
درِ ایمانیت افزا شہِ چندا حسینی کا
دعاؤں کے لئے شرفِ قبولیت کا ضامن ہے
اجابت دربغل روضہ شہِ چنداحسینی کا
زمینِ گوگی نے بوسے لئے بڑھ کر فضاؤں کے
جو گہوارہ یہاں اُترا شہِ چنداحسینی کا
ولایت بطنِ مادر سے غذا ابہام سے پائی
ہواؤں میں جھلاجھولا شہِ چنداحسینی کا
یقیناً وہ سکندر ہے مقدر سے ملا جس کو
مریدی لاتخف پیالہ شہِ چنداحسینی کا
زبانِ اقدسِ بندہ نوازی سے ہوا صادر
محبت میں لقب چندا شہِ چنداحسینی کا
اِسی اِیقانِ کامؔل نے بڑھایا حوصلہ ہردم
کہ ہے سر پر مرے سایہ شہِ چنداحسینی کا

جبینِ دل کے کعبہ

جبینِ دل کے کعبہ کی اذاں چنداحسینی ہیں
میرے سینہ میں ایماں کی زباں چنداحسینی ہیں

وہ قطرہ ہیں سمندر کا سمندر بھی ہے قطرہ میں
سمجھ والو مکان والامکاں چنداحسینی ہیں

کوئی محروم ہو یا پھر شکستہ دل ہوبے کس ہو
ہر اک دل کے لئے جائے اَماں چنداحسینی ہیں

رُخِ چندا سے روشن ہیں مری آنکھیں مراسینہ
مری راہوں میں ہرجا ذوفشاں چنداحسینی ہیں

جہاں حیوانیت ظلم وعداوت اور وحشت ہے
وہاں انسانیت کاسائباں چنداحسینی ہیں

خداکے رمزِ عرفاں میں وفاکے عہد و پیماں میں
نبی کے اور میرے درمیاں چنداحسینی ہیں

خدا کا شکر ہے میرا نسب اُن سے ملا کامل
مرے شجرے میں رونق کانشاں چنداحسینی ہیں

شاہ چنداؒ

ہے محبوبِ ربُّ العلا شاہ چنداؒ
رسولِ خدا کی ضیا شاہ چنداؒ

ہے میری نظر میں ترا نقشِ پا بس
ملی مجھ کو راہِ ھدیٰ شاہ چنداؒ

سراپا ہوں تیری عطا شاہ چنداؒ
میں چاہوں گا تیری رضا شاہ چنداؒ

ملی تیرے در سے ہی عادل کو شاہی
ترے در کا ہے وہ گدا شاہ چنداؒ

مصیبت میں تجھکو میں کیوں نہ پکاروں
تو سنتا ہے میری صدا شاہ چنداؒ

ترے در پہ ہر وقت سجدہ میں رہنا
ہے دل کی جبیں کو روا شاہ چنداؒ

غذا روح کی ہے ترا ذکر کامل
ترا عشق دل کی دوا شاہ چنداؒ

چنداحضور کا

ہر ایک لب پہ نام ہے چنداحضور کا
کیا محترم مقام ہے چنداحضور کا

تاروں میں جیسے چاند کا ہوتا ہے مرتبہ
ولیوں میں وہ مقام ہے چنداحضور کا

آ اے عروجِ آسماں تو بھی طواف کر
دل میں مرے قیام ہے چنداحضور کا

محفل میں اُٹھ کھڑے ہوے بندہ نوازؒ بھی
کیا خوب احترام ہے چندا حضور کا

سائے میں بادشاہ بھی لیتا ہے جب پناہ
کس درجہ وہ غلام ہے چندا حضور کا

چنداؒ کی چاندنی میں نہائینگے آیئے
فیضانِ عرسِ عام ہے چندا حضور کا

کاملؔ ترے وقار کا بس ہے یہی سبب
ہاتھوں میں تیرے جام ہے چندا حضور کا

میں ہو گیا ہوں دل سے

میں ہوگیا ہوں دل سے قربانِ شاہِ چنداؒ
ہاتھ آگیا ہے میرے دامانِ شاہِ چنداؒ

دل پر ہوے ہیں میرے اُن کے ہزاروں احساں
میں دل کہاں سے لاؤں شایانِ شاہِ چنداؒ

پیدا ہوے زمیں پر ہے جشن آسماں پر
کیا آن وبان ہے یہ کیا شان شاہِ چنداؒ

گہوارہ سرپے لیکر پھرتی رہیں ہوائیں
کس کس کو ہوگیا ہے ارمانِ شاہِ چنداؒ

عادل کو مل رہا ہے ہر صبح تازہ سایہ
جاری ہے آج تک بھی فیضانِ شاہِ چنداؒ

عرسِ شریف ہے یہ آئے ہیں لوگ جتنے
یہ سب ہیں درحقیقت مہمانِ شاہِ چنداؒ

چنداؒ کہ درپہ کاملؔ مانگی یہی دعا ہے
ہوجائے دل کو حاصل عرفانِ شاہِ چنداؒ

خدا کے نور کا جلوہ سراپا قطبِ گوگی کا

خدا کے نور کا جلوہ سراپا قطبِ گوگی کا
جمالِ مصطفیٰ جیسا نظارہ قطبِ گوگی کا

مرا ملجاء مرا ماویٰ مرا قبلہ مرا کعبہ
دیوانہ جب بھی کچھ بولا یہ بولا قطبِ گوگی کا

فرشتے قبر میں میری جو کچھ پوچھینگے جب مجھ سے
میں دیدوں گا وہاں پر بھی حوالہ قطبِ گوگی کا

نظر اُس کی کسی جا اب ٹھرنے کو نہیں راضی
پیا جس نے بھی آنکھوں سے پیالہ قطبِ گوگی کا

ہوائیں اپنے کندھو پر لئے پھرتی تھیں گہوارہ
سفر بھی کیا سفر تھا وہ نرالا قطبِ گوگی کا

فقیری بادشاہوں کی نظر آئی یہاں آکر
ملا ہے بادشاہوں کو سہارا قطبِ گوگی کا

نبی کے نور سے کامل ہے گوگی میں شمع روشن
خدا نے مجھکو پروانہ بنایا قطبِ گوگی کا

میرے چنداؒ کی

علی حیدر سے ہے مشکل کشائی میرے چنداؒ کی
معین الدینؒ سے جلوہ نمائی میرے چنداؒ کی

سجا افلاک پر جشنِ ولادت جس گھڑی اُن کا
سمجھ میں آ گئی سب کے بڑائی میرے چنداؒ کی

جو دیکھا اُن کو خواجہؒ نے کہا کہ یہ تو چنداؒ ہیں
خدا نے چاندسی صورت بنائی میرے چنداؒ کی

وہ نورِ عالم وہ شمس عالم قتال وعبدِ رحمان سے
کئی ناموں سے ہے جلوہ نمائی میرے چنداؒ کی

بھلا کاملؔ وہ شئی کیا ہے جسے تم موت کہتے ہو
چکوروں کے لئے دم بھر جدائی میرے چنداؒ کی

وصالِ چنداؒ حسینی

معظم مکرم وہ اعلیٰ مقام
جہانِ ولایت کا ماہِ تمام
ہزاروں دلوں کو ضیا دے گیا
وہ بندے کو مولیٰ رضا دے گیا
وہ چندا لقب آفتابِ دکن
بسا کر چلا اک ولایت چمن
بکھیری ہیں چندا نے کرنیں کئی
ضیائیں وہ دیں گی صدا پھرنئی
مزہ کلُّ نفسٍ کا چکھنا تھا اب
رفیقِ حقیقی سے ملنا تھا اب
صدی آٹھ سو اور اٹھاون کی تھی
وہ تیراسوچونسٹھ کی تھی عیسوی
تھی تاریخ دس ماہِ شعبان کی
کہ آئی تھی رحلت وہ ذیشان کی
ہوئی عمر ترسٹھ جو عمرِ رسول
چلا وہ حسینی گلستاں کا پھول
گلستاں یہ کاملؔ مہکتا رہے
رُخِ چنداؒ یوں ہی چمکتا رہے

حضرتِ چنداؒ حسینی کی حضرتِ بندہ نواز سے ملاقات

ولی سے ولی کی ملاقات تھی
کہ لمحوں میں صدیوں کی سوغات تھی

خدا کی جو صحبت اگر چاہیئے
تو ولیوں کی صحبت میں آجایئے

صدا یہ بزرگوں کی عادت رہی
کہ ملنے کی اُن کو سعادت رہی

بزرگوں سے موقعہ ملاقات کا
سبب بھی بنا ہے کرامات کا

وہ چندا لقب چاند سے بھی حسیں
ولایت نگر کا وہ ماہِ مبیں

ہوئی عمر پندرہ برس تو چلے
بزرگوں سے تا کہ نیازی ملے

ارادہ ہوا کہ وہ بندانواز
سے حاصل کریں جاکے شرفِ نیاز

جو گلبرگہ کی تھی مبارک زمیں
وہ چندا حسینی بھی پہنچے وہیں

تھی محفل مبارک وہاں پر سجی
تھے اغواث اقطاب شامل ولی

کہ سادات علماء مشائخ بھی تھے
خلیفہ مرید اور فقراء بھی تھے

نہ تھا کوئی خاص اور عام امتیاز
کہ تھے میرِ مجلس وہ بندانواز

ادب کی جگہ تھی ادب کامقام
سمجھ نہ سکیں گے بجز نیک نام

وہ چندا حسینی یوں حاضر ہوے
ادب کے لبادہ کو اوڑھے ہوے

مجسم ادب بن کے داخل ہوے
جومجلس میں اُن کی وہ شامل ہوے

نوازش پہ آے وہ بندانواز
اُٹھے اور آگے بڑھے بے نیاز

پھر اھلاً وسھلاً کہا آپ نے
لگایا گلے سے اُنہیں آپ نے

نقل ہے کہ اُن کو ضیافت بھی دی
محبت سے اُن کی پھر عزت بھی کی

تو لوگوں کو محفل میں حیرت ہوئی
کہ لڑکے کیسے یہ عزت ملی

ابھی عمر اس کی ہے گیارہ ہی سال
دی خواجہ نے عزت اسے بے مثال

کسی نے یہ پوچھا کہ خواجہ پیا
دکن کے شہنشاہ ولی باصفا

بھلا آج ایسی ہوئی بات کیا
یہ ہے غیر معمولی سوغات کیا

تو خواجہ نے یوں سب سے فرمادیا
حقیقت کو چندا کی بتلا دیا

یہ لڑکا ولی ہے مقرّب مقام
کیا میں نے اس واسطے احترام

صحیح النسب ہے یہ آلِ رسول
بدن میں ہے اس کے جمالِ رسول

یہ محفل میں پہنچا تھا جب نیک خو
تو خونِ محمد کی آئی تھی بو

یوں مائل میں بے ساختہ ہوگیا
کہ اُس کی طرف اُٹھ کھڑا ہوگیا

چمک اس سے پائے گا عالم تمام
کہ کامل کرے گا ہر اک احترام





شاہِ چنداولی سلامٌ علیک

شاہِ چنداولی سلامٌ علیک
ابنِ شیرِ علی سلامٌ علیک

باندھے لنگوٹ پیدا ہوے باحیا
بطنِ مادرولی سلامٌ علیک

شیرخواری میں دودھ وشہد کی غذا
اُنگلیوں سے ملی سلامٌ علیک

در پہ آیا جو دامن پسارے ہوے
اُس کی جھولی بھری سلامٌ علیک

سر کے جھکتے ہی عادل کوشاہی ملی
مل گئی سروری سلامٌ علیک

ہم سبھوں کی مرادوں کو برلائیے
بہرِ نبی سلامٌ علیک

آپ کانام لیتے ہی طوفاں رُکا
تھم کے دریا بھی سلام علیک

آپ کے در کی نسبت سلامت رہے
آرزو ہے یہی سلامٌ علیک

آپ کے در کی خیراتِ عام
پا گیا ہر کوئی سلامٌ علیک

سرپے کاملؔ کے سایہ رہے آپ کا
ہے دعائے دلی سلامٌ علیک





شاہِ چنداقطبِ گوگی کی عطاوں کوسلام

شاہِ چنداقطبِ گوگی کی عطاوں کوسلام
نائبِ بدرالدجیٰ کی اُن ضیاوں کوسلام

اُن کے عرسِ پاک کے موقع پہ چادرسی تنی
رحمتِ باری کی چھائی ان گھٹاوں کوسلام

شہرِطیبہ سے نکل کرسامرہ ٹھٹّہ دکن
اور گوگی تک پہنچتی اُن کی راہوں کوسلام

آسمانوں پرسجا جشنِ ولادت آپ کا
اُس کی شاہد چشمِ خواجہ کی نگاہوں کوسلام

اُن کے گہوارے کوکندھوں پر جولیکرکے پھریں
پاک پاکیزہ مقدس اُن ہواوں کو سلام

انگلیوں سے شیرخواری میں جورب نے کی عطا
دودھ کی میٹھے شہدکی اُن غذاوں کوسلام

دین کی خدمت کی خاطر جوکمربستہ ہوے
اُن کے بیٹوں پوتروں کواورنواسوں کوسلام

اُن کے درکی فیض یابی سے مشرّف جوہوے
سب فقیروں بادشاہوں اورگداوں کوسلام

آج تک لاکھوں نے پڑھا تیری ہستی پرسلام
تیرا کاملؔ بھیجتا ہے اُن سلاموں کوسلام



جد کی نسبت کاکام ہے بھائی
چین ہم پر حرام ہے بھائی
لے چلے جو بھی جدکی راہوں پر
وہ ہمارہ امام ہے بھائی



لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

بطنِ مادر سے جس کو ولایت ملی
حکمِ خالق سے جس کو حکومت ملی
شاہِ مرسل سے جس کو کرامت ملی
ایسی ہستی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

پہنے تہبند اُن کی ولادت ہوئی
پھر سواری ہوا پر کرامت ہوئی
اُنگلیوں سے غذا کی عنایت ہوئی
اُن کی ہر ہر کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

اُن کی چوکھٹ پہ شاہانِ عالم جھکے
شمسِ عالم سر نورِ عالم جھکے
کل جینانِ انسانِ عالم جھکے
ایسی چوکھٹ کی عظمت پہ لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

دینِ احمد کو ہند میں عام کیا
سارے جگ میں محمد کا نام کیا
عمر ساری شریعت کا کام کیا
دین سے اُن کی اُلفت پہ لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

سب کا حاجت روا آستاں ہے ترا
چارۂ بے کساں آستاں ہے ترا
خود لطیفی گدائے آستاں ہے ترا
تیری نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

شاہِ چنداکی عظمت پہ لاکھوں سلام
اُن کی کامل ولایت پہ لاکھوں سلام

(نوٹ) یہ اُس وقت کا کلام ہے جب حضرت سید یوسف حسینی قبلہ کا تخلص لطیفی تھا۔

شجرۂ مناجات

یا الٰہی فضل فرما مصطفٰے کے واسطے
نورِ ایماں کر عطاء نورُ الھدیٰ کے واسطے

دائماً راہِ ھدیٰ پر میں رہوں ثابت قدم
مشکلیں حل کر میری مشکل کشا کے واسطے

معرفت کا نورِ حق ہو میری آنکھوں کو عطا
خواجۂ بصری حسن باصرہ کے واسطے

میرے روزوں اور نمازوں میں عطا ہو چاشنی
عبد واحد کی عبادت بے ریا کے واسطے

فضل فرما فضل مجھ پر فضل اے پروردگار
خواجہ عیاض فضل انبیاء کے واسطے

کر عطا علم و عمل کی معرفت کی دولتیں
حضرت ابراہیم ادھم بادشاہ کے واسطے

زندگی کی ساعتیں سب میری ہوجائیں سعید
حضرتِ خواجہ سعیدِ با صفا کے واسطے

حق بھی مرشد کی امانت کا میں پورا کر سکوں
حضرتِ خواجہ امینِ پارسا کے واسطے

سینہ میرا پاک ہو کینہ حسد کی آگ سے
حضرتِ ممشاد دینوری پیا کے واسطے

یا الٰہی دشمنوں کے بیر سے مجھکو بچا
حضرتِ اسحاق چشتی با صفاء کے واسطے

عشقِ احمد میں رہوں سرشار ہر دم ہر گھڑی
قُدوۂ الدّیں سید احمد پارسا کے واسطے

نصرتیں ملتی رہیں ہر کام میں صبح و مسا
ناصر الدّیں بو، محمد حق رضا کے واسطے

پیر و مرشد کی نصیحت پر عمل پیرا رہوں
ناصح الدین حضرتِ یوسف پیا کے واسطے

میرے ہاتھوں میں رہے جامِ شرابِ چشتیہ
حضرتِ مودود چشتی اولیاء کے واسطے

حج کروں اور روضۂ انور پہ دوں میں حاضری
حاجی الحرمین کفیل الدین پیاکے واسطے

چشتیہ میخانے سے رشتہ میرا قائم رہے
خواجۂ عثمان امامِ چشتیہ کے واسطے

ہند میں ہوتا رہے اسلام کا پرچم بلند
اُس معینُ الدین شاہِ چشتیہ کے واسطے

پیر و مرشد کی نظر سے بخت میرا جاگ اٹھے
حضرتِ بختیار کاکی با صفاء کے واسطے

ذکرِ حق میں دے زباں کو شکر سے بڑھکر مٹھاس
حضرت گنجِ شکر مردِ خدا کے واسطے

اولیاء کا راستہ ہر راہ سے محبوب ہو
شہ نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے

اولیاء کے عشق کی دل میں شمع روشن رہے
شہ سراج الدین چراغِ اصفیاء کے واسطے

زہد و تقویٰ جستجو اور پارسائی ہو عطا
حضرتِ اشرف جہانگیری پیا کے واسطے

مجھ کو دیدارِ محمد کی سعادت ہو نصیب
پیر سعد الدین زنجان پیا کے واسطے

من عرف سے قد عرف تک مجھ کو پہنچا دے خدا
حضرتِ عارف باللہ بن صفاء کے واسطے

ساری دنیا کو ملے اِس سلسلے کی چاندنی
شاہِ چندا نائبِ بدرالدجیٰ کے واسطے

قبر ہو پر نور میری آمدِ سرکار سے
نورِ عالم پیکرِ نور الھدیٰ کے واسطے

دین کی خدمت کا مجھکو اے خدا لائق بنا
حضرتِ مخدوم حُسینی با صفا کے واسطے

تیرے ہر محبوب کی مجھکو محبت کر عطا — میرے آقا شاہ حبیب اللہ پیا کے واسطے

خوئے تسلیم و رضا بھی دے ذبیح اللہ کی — حضرتِ اسماعیل حُسینی حق رضا کے واسطے

ہر گھڑی سینے میں ہو عشق محمد کی ضیاء — خواجۂ سید محمد اولیاء کے واسطے

خود پسندی اور دکھاوا فخر سے مجھکو بچا — پیر اسماعیل حُسینی بے ریا کے واسطے

قلب کو روشن ضمیری بھی عطاء ہو اے خدا — سید احمد نائب چندا پیا کے واسطے

صدق و عجز و انکساری عدل ہو مجھکو عزیز — پیر عزیز اللہ حُسینی رہنماء کے واسطے

کلمۂ طیب پے میرا خاتمہ ہو اے خدا — سید احمد پیر کے صدق و صفا کے واسطے

میں مصیبت میں کبھی ہمت نہ ہاروں اے خدا — سید اسماعیل حُسینی با خدا کے واسطے

رکھ نظامِ ظاہری و باطنی پر کار بند — شہ نظامِ الدین حُسینی اولیاء کے واسطے

مجھکو میرے نفس پر غلبہ عطاء کر اے خدا — حضرتِ قتال حُسینی با خدا کے واسطے

ذکرِ احمد سے منور میری ہر اک سانس ہو — پیر و مرشد سید احمد پارسا کے واسطے

میمِ احمد سے گذر کر رازِ مخفی پا سکوں — گنجِ مخفی سید احمد با صفاء کے واسطے

سلسلہ کی ہر کرن کو شمس کردے اے خد — شمسِ عالم نائب چندا پیا کے واسطے

اولیاءِ سلسلہ سے فیض کامل کو ملے
بزرگانِ خاندانِ چشتیہ کے واسطے

منقبتی رباعیات

وہ خدا کا عظیم بندہ ہے
قطب گوگی ہے شاہ چندا ہے
بادشاہت فنا ہوگئی لیکن
وہ فقیری میں آج زندہ ہے

میرا چنداز میں پہ آیا تھا
کیسا منظر تھا نور چھایا تھا
خواجہ بندہ نواز شاہد ہیں
جشن خالق نے بھی منایا تھا

چمک تجھ سے پائی ہے تاروں نے چنداؔ
تجھے دی ہے آواز پیاروں نے چنداؔ
تو اپنی ضیا پاک رتوں سے کامل
دلوں کو ہمارے بھی چمکا دے چنداؔ

گوگی والو تمہاری قسمت ہے
آسماں سے برستی رحمت ہے
شاہ چندا کا تم پہ سایہ ہے
یہ خدا کی عظیم نعمت ہے

جد کی نسبت کا کام ہے بھائی
چین ہم پہ حرام ہے بھائی
لے چلے جو بھی جد کی راہوں پہ
وہ ہمارہ امام ہے بھائی

وہ اک چراغ جو عجب شیر نے جلایا
اُس اک چراغ نے آندھی کو خود بجھایا
شاہ چنداؔ نے اُس چراغ کی لو
میرا سینہ بھی جگمگایا






2007
Presentation of Aw
Sri N. Dharam Sin













تقدس مآب حضرت سید شاہ شمس عالم حُسینی قبلہ

سجادہ نشین بزرگ نور اللہ مرقدہ